

## 263615- مغربی مالک میں جائز اور حرام ملازمتوں کو پہچاننے کے لیے اصول و صوابات

### سوال

محبے حلال یا حرام ملازمت کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا؟ یہاں جرمی میں بہت سی حرام اور مشکوک ملازمتیں ہیں، پھر میں نے پڑھا بھی ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی گلہ میں میں بے جا پر شراب یا خنزیر کا گوشت فروخت ہوتا ہے تو وہاں پر کام کرنا حرام ہے، لیکن دو یا تین ہفتے قبل آپ سے ایک شخص نے کسی بیکری میں ملازمت کرنے کے بارے میں پوچھا تھا جو کہ کسی اسیے ہوٹل کے ماتحت ہے جس میں خنزیر اور شراب کی موجودگی کا احتمال ہے، تو آپ نے انہیں کہا تھا کہ تمہارے لیے وہاں پر کام کرنے کی اجازت ہے؛ کیونکہ آپ کسی مسلمان ملک میں نہیں ہیں۔

تو محبے یہ اصول کیسے معلوم ہوگا؟ محبے یہ کیسے پتا چلے گا کہ میں ضرورت مند ہوں یا مجبور ہوں اور میرادوست جو بیکری میں کام کرتا ہے وہ صرف پنیر بریڈ میں رکھ کر دیتا ہے اور دیگر افراد جو وہاں کام کرتے ہیں وہ خنزیر کا گوشت رکھ کر دیتے ہیں، بلکہ میرادوست خنزیر کے گوشت کو ہاتھ تک نہیں لگاتا، تو کیا اس کا وہاں پر کام کرنا جائز ہوگا؟ اور اگر وہ ہمیں گھر پر کھانے کی دعوت دے تو کیا ہم اس کے گھر جا کر کھانا لاسکتے ہیں؟ حالانکہ اس کی بیوی انورنس کمپنی میں کام کرتی ہے۔

محبے یہ معلوم ہے کہ انورنس حرام ہے، تو کیا اس ملازمت کی وجہ سے میں ان کے گھر نہیں جاتا تو میرا یہ اقدام صحیح ہوگا؟

اگر میرادوست محبے کوئی تخفہ دے تو کیا میں اس کا دیا ہوا تخفہ قبول کر لوں؟ اور جو تخفہ میرے دوست نے محبے کافی عرصہ پہلے دیتے تھے ان کا میں کیا کروں؟ اگر میں مذکورہ بالا جگہوں میں کام نہیں کرتا اور پوری کوشش کرتا ہوں کہ ایسی جگہ محبے ملازمت ملے جہاں پر کوئی حرام، یا مشکوک یا مردوزن کا مخلوط ماحول نہ ہو، یا محبے وہاں وقت پر نماز ادا کرنے میں کوئی نیکی نہ ہو، تو کیا میرا ایسا کرنا صحیح ہے؟ محبے اپنے بارے میں خدشات لگے رہتے ہیں کہ میں برائی میں ملوث نہ ہو جاؤں۔

آپ میری مددگریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جدائے خیر سے نوازے۔

### پسندیدہ جواب

#### اول:

جائز کام کیلئے اصول یہ ہے کہ: کام کا میدان جائز ہو اور اس میں حرام کام پر تعاون شامل نہ ہو۔

اس میں جائز چیزوں کی تجارت اور انہیں کرائے پر دینا شامل ہے، مثلاً: کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنا، ادویات فروخت کرنا اور اسی طرح گھریلو ساز و سامان و دیگر اشیا فروخت کرنا۔

اسی طرح اس میں ملازمت بھی شامل ہے: مثلاً: تدریس کرنا، طب، انجینئرنگ، الیکٹریشن، لکڑی کا کام، دیگر چیزیں بنانے کیلئے کام کرنا اور اسی طرح بے شمار جائز ملازمتیں اس میں شامل ہیں۔

جبکہ حرام کاموں کی مثالیں یہ ہیں: سودی بینکوں میں کام کرنا، ایسی انورنس کمپنی میں کام کرنا جنہوں نے انورنس کو اپنا کاروبار بنایا ہوا ہے، یا شراب منتقل کرنا، خنزیروں کی فارمنگ، سودی لین دین کی ویثیہ نویسی، جو سے کیلئے جگہیں تیار کرنا، یا ایسی چیزوں کو فروخت کرنا جن کے بارے میں غالب گمان یہی ہو کہ ان کا استعمال حرام چیزوں میں ہوگا، مثلاً: ڈاکوں کو سلسلہ فروخت کرنا یا اسی طرح کا کوئی بھی ایسا کام جو کہ حرام کام کے ارتکاب میں بلا واسطہ یا قریب ترین معاون ٹاہست ہو۔

بجہ ایسی معاونت جو کہ بالواسطہ حرام کام پر اعانت شمار ہو لیکن معاونت کے وقت گناہ کیلیے تعاون کی نیت شامل نہ ہو تو پھر یہ معاونت حرام نہیں ہو گی، مثال کے طور پر: کسی شرابی، جوے بازیا کافر کو کھانا فروخت کرنا۔

اب اس صورت میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ شخص کھانا کھا کر توانائی حاصل کرے گا اور پھر اسی توانائی کی بدولت گناہ کرے گا؛ کیونکہ اگر دور کا تعلق رکھنے والی اعانت حرام ہوتی تو جائز ملازمتوں کے موقع تو بالکل ہی معمولی رہ جاتے۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام یہودیوں کے ساتھ تجارتی لین دین اور کارے پر بیزیں بھی لیتے تھے، اور اس دوران صحابہ کرام یہ نہیں دیکھتے تھے کہ یہودی اس تجارت سے فائدہ حاصل کریں گے اور ان کی تجارت بڑھے گی۔

امّا اگر کوئی بھی کام بذات خود صحیح ہو اس میں کسی حرام کام پر براہ راست اعانت نہ ہو تو وہ جائز ہو گا۔

تو یہی وہ اصول اور ضابطہ ہے جسے ہم کسی کام کے جائز یا حرام ہونے کے متعلق یہاں پر ذکر کر سکتے ہیں۔

اس بنا پر: اگر کوئی ایسی بیکری ہے جو حلال بیکری مصنوعات کے ساتھ حرام مصنوعات بھی فروخت کرتی ہے مثلاً: شراب وغیرہ سے تیار شدہ بیکری مصنوعات، تاہم اس میں کام کرنے والا ایسا مزدور جو کہ حلال روٹی تیار کرتا ہے اور وہ کسی بھی انداز سے حرام چیزوں کی تیاری میں مدد نہیں کرتا، تو اس کیلیے شدید ضرورت کی بنا پر ایسی بجہ میں کام کرنا جائز ہو گا، البتہ وہ کسی اور جگہ کام کی تلاش میں رہے؛ کیونکہ کسی بجہ پر اگر برائی ہو رہی ہو تو اس سے روکنا اس پر واجب ہو جاتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ بسا اوقات انسان ایسی حالت میں نہیں ہوتا کہ وہ روک سکے، تو ایسی صورت میں برائی والی بجہ سے جلپے جانا اس کیلیے ضروری ہو جاتا ہے؛ اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

**بِوَقْتِ زَلْمَةٍ عَلَيْكُمْ فِي الْجَنَاحِ إِنَّ إِذَا سَعَفْتُمْ إِيمَانَ اللَّهِ يَنْكُفِرُ بِهَا وَيُنْسَهِرُ أَهْلَهَا فَلَا تَنْقِعُوا وَمَعْنَمُ حَمَّىٰ سِنْحُورٍ وَأَعْوَافِ عَدَّرٍ يُرِيْثُ غَيْرَهُ إِنَّمَّا تُنْخَمُ إِذَا مُنْلَمِّمُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّكُفَّارَ مَذَاقَ اِذْرَاتِهِ وَإِنَّكُفَّارَ إِنْ فِي جَهَنَّمَ بِجَمِيعِهِمْ**

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر اور مذاق اڑاتے ہوئے سن تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! واجب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے

[النساء: 140]

اس آیت کی تفسیر میں ابو بکر جاصص رحمہ اللہ "احکام القرآن" (2/407) میں لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ برائی کرنے والے کو رہنے سے روکنا واجب ہے، نیز اگر برائی کا خاتمہ مکن نہ ہو تو اظہار کراہت، وہاں سے اٹھ کر جلپے جانا اور اس وقت مجلس سے دور رہنا جب تک برائی ختم ہو کر حالات معمول پر نہ آ جائیں تو یہ اقدامات بھی برائی کو روکنے میں شمار ہوں گے" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"سونے کا غیر شرعی لین دین کرنے والی دکانیں جہاں سودی لین دین یا حرام کرده جیلہ بازی، یادھو کا دہی، یادیگر غیر شرعی تجارت کی جاتی ہے وہاں پر ملازمت کرنے کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"سودی لین دین کرنے والوں، یادھو کا دہی، یادیگر حرام کام کرنے والوں کے پاس ملازمت کرنی حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

**(وَلَا تَنْأَا عَلَى الْأَثْمَ وَالْغَدْوَانِ)**

ترجمہ: اور تم گناہ اور نلمم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو [المائدہ: 2]

اسی طرح فرمایا:

۔ وَقَدْ زَلَّ عَلَيْكُمْ فِي الْجَنَابِ أَنِّإِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكَفَّرُهُمْ وَإِنْ شَهِدُهُمْ أَهْلَهُمْ فَلَا تَقْتُلُوهُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا مُتَشَمِّتُمْ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَهْيَى إِنَّمَا تَهْيَى الْكَافِرُونَ فِي بَحْثٍ بَحْثًا ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر اور مذاق اڑاتے ہوئے ستواس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جنم میں جمع کرنے والا ہے [الناء: 140]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے رو کے، اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے رو کے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے [برا جانے]) اور ان کے پاس کام کرنے والا شخص نہ تو اپنے ہاتھ سے برائی کا خاتمہ کرتا ہے اور نہ ہی اپنی زبان سے بلکہ دل سے بھی برائیں جانتا تو اس طرح وہ شخص ان کے پاس کام کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے ۱۳۷

"فَهَذِهِ وِفَاتُوايْ بِيَوْعَ" ص 392

اس لیے آپ کے دوست کو ایسا کام تلاش کرنے کی ضرورت ہے جس میں وہ برائی کا مشاہدہ نہ کر سکے۔

اور جہاں تک معاملہ ہے کہ وہ خزیر کے قریب بھی نہیں جاتا اور نہ ہی کسی بھی اعتبار سے خزیر کا گوشت دینے پر تعاون کرتا ہے تو اس کی تخواہ حلال ہے؛ کیونکہ یہ تخواہ اسے جائز یہ کری مصنوعات بنانے پر ملتی ہے، تاہم برائی سے نہ روکنے کی وجہ سے وہ گناہ گار ہو گا، اسی وجہ سے اسے کوئی کام تلاش کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔

دوم:

ایسی انشور نس کمپنیاں جنہوں نے انشور نس کو اپنا کاروبار بنایا ہوا ہے ان میں کام کرنا حرام ہے؛ کیونکہ ان کمپنیوں کا کام سود، جو بازی اور قمار پر مشتمل ہے۔

ہم اس کی تفصیلات پہلے سوال نمبر: (130761) میں بیان کر لے چکے ہیں۔

ایسا مال جس کے کمانے کا طریقہ حرام ہو تو وہ صرف کمانے والے کیلئے حرام ہے، لہذا کوئی دوسرا شخص اس سے کسی جائزہ مثلاً: بطور تخفیض بانفقة وغیرہ وصول کرے تو یہ دوسرا شخص کلیئے جائز ہو گا۔

اس بنا پر آپ نے اس کی دعوت پر کچھ لکھایا کہ کسی انشور نس کمپنی میں کام کرنے والے شخص سے آپ نے کوئی چیز بطور تخفیض قبول کی تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

سوم:

رزق حلال کے ذریعہ بہت زیادہ ہیں، لیکن با اوقات انسان کو خوب تلاش کرنی پڑتی ہے، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اسے عنایت بھی فرماتا ہے اور اس کی مدد بھی کرتا ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔ وَمَنْ يَشْئَ اللَّهُ يَعْلَمُ لَهُ خَرْجٌ وَيَرِزُقُهُ مَنْ يَشْئَ عَلَى اللَّهِ فُحْشَبِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالْأَمْرِ وَمَمْنَ الْأَنْكَارِ شَهِيْدٌ قَدَرٌ ۔

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کیلئے پریشانی سے نکلنے کا راستہ بنادیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے امید بھی نہیں ہوتی، اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہی اسے کافی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں کو لاگو کرنے والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیلئے مقدار مقرر کر دی ہے۔ [الاطلاق: 2-3]

امّا آپ اخلاق اور برائی سے خالی جائز ملازمت کے حصول کیلئے مکمل کوشش کریں، ایسی ملازمت کے حصول میں پہیزگاری اختیار کرنا قبل تعریف عمل ہے؛ کیونکہ جو شخص مشکوک بھگوں سے احتراز کرتا ہے تو وہ اپنادین اور عزت و آبرو کو محفوظ بنالیتا ہے، اور جو شخص مشکوک بھگوں میں ملوث ہو جائے تو عین ممکن ہے کہ وہ حرام امور میں بھی ملوث ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو شخص شبہات سے بپتا ہے تو وہ اپنادین اور عزت آبرو محفوظ بنالیتا ہے، اور جو شخص شبہات میں پڑ جائے تو وہ حرام کام میں پڑ جاتا ہے، بالکل اسی چروائی کی طرح جو [کسی کی] چراغاں کے آس پاس اپنی بگریاں چرائے تو عین ممکن ہے اس کی بگریاں [کسی کی] چراغاں میں منہ مار لیں) بخاری : (52) مسلم : (1599)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ : (جس چیز میں شک ہوا سے چھوڑ کر ایسی چیز اپناو جس میں شک نہیں ہے) ترمذی : (2518) نسائی : (5711)، ترمذی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ : یہ حدیث سن صحیح ہے۔ نیز البانی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔